رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ خطبہ نمبر ۸ ربوہ

برائے پرچار

یوم: شنبہ — ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ ہجری

جلد ۴۴/۹ | ۱۹ تبلیغ سنہ ۱۳۳۴ ہش * ۱۹ فروری سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۳

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے:۔ "پیٹ پر پھوڑا نکلا ہوا ہے اس سے تکلیف ہے۔ ٹانگ میں بھی درد کی تکلیف ہے گو پہلے سے کم ہے"۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا

عدم اعتماد کی تحریک منظور بھی ہوئی اور نہیں بھی ہو سکی مختلف گروپوں کی طرف سے متضاد بیانات

ڈھاکہ ۱۸ فروری۔ متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کے خفیہ اجلاس کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اجلاس میں اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اس اجلاس میں جو بند کمرے میں پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ مسٹر فضل الحق کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر غور ہونا تھا۔ مختلف گروپوں کے نمائندوں نے اجلاس کے فیصلوں کے متعلق متضاد باتیں بیان کی ہیں۔ مسٹر فضل الحق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اجلاس میں ۱۹۶ ممبر موجود تھے ان میں سے ۱۳۲ ممبران نے مسٹر فضل الحق پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ ادھر عوامی لیگ نے دعوے کیا ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک ۷۹ کے مقابلے میں ۱۰۶ ووٹوں سے منظور کر لی گئی اور اتنے ہی ووٹوں کی اکثریت سے شیخ مجیب الرحمٰن کو پارٹی کا نیا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ خود شیخ مجیب الرحمٰن نے بھی پارٹی کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہیں پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ عدم اعتماد کی تحریک منظور ہوتے ہی مسٹر فضل الحق اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے اور پھر اجلاس کے اختتام تک واپس نہیں آئے جلسے میں بہت زیادہ ہنگامہ برپا رہا۔

پاکستانی بحری بیڑے کے سکواڈرن نے صدر کی جلال بایار کے جہاز کا بحیرۂ عرب میں استقبال کیا

سکواڈرن کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی بحری افسروں اور جوانوں نے معزز مہمانوں کے خیر مقدم کیلئے خوشی کے نعرے لگائے

کراچی ۱۸ فروری۔ کل تیسرے پہر پاکستان کے ایک بحری سکواڈرن نے بحیرۂ عرب میں کراچی سے مغرب کی جانب دو سو میل دور صدر ترکی جناب جلال بایار کے جہاز اور محافظ بیڑے کا جو دو رنماہ کن جہازوں اور دو آبدوز کشتیوں پر مشتمل تھا استقبال کیا صدر ترکی آج صبح دس بجے کے قریب کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں حکومت پاکستان اور اہالیان کراچی کی طرف سے آپ کا شایان شان استقبال کیا جائے گا۔ بحری سکواڈرن جونہی صدر ترکی کے جہاز کے قریب پہنچا۔ تو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی نیز سکواڈرن کے افسروں اور جوانوں نے معزز مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے خوشی کے نعرے لگائے۔ کموڈور رشید نے فوراً ہی وائرلیس پر خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ صدر ترکی کے جہاز سے اسی وقت مبارکباد کا جوابی پیغام موصول ہوا۔ اس کے بعد دونوں سکواڈرن آگے بڑھے اور جلوس کی شکل میں کراچی روانہ ہو گئے۔ صدر ترکی دس روزہ دورہ شروع کرنے کے لئے جونہی سرزمین پاکستان پر قدم رکھیں گے۔ آپ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ آپ کے پرشکوہ استقبال کا آنکھوں دیکھا حال ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشنوں سے نشر کیا جا رہا ہے۔ ویسٹ وہارف سے گورنر جنرل ہاؤس تک تمام راستہ محرابوں اور جھنڈیوں سے پوری طرح سجایا گیا ہے۔ راستے پر پاکستانی افواج کے جوان دو رویہ کھڑے رہیں گے اور تمام اہم چوراہوں پر فوجی بینڈ موجود ہو گے۔ پاکستان اس سے پہلے تین ملکوں کے سربراہوں کو اپنی سرزمین میں خوش آمدید کہہ چکا ہے۔ ان میں شہنشاہ ایران۔ عراق کے شاہ فیصل اور سعودی عرب کے والی شاہ سعود شامل ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان ایک ملک کے سربراہ کی اہلیہ کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ کیونکہ جناب جلال بایار کے ہمراہ مادام رشیدہ جلال بایار بھی تشریف لائی ہیں۔ معزز مہمانوں کی سہولت کے لئے ان کے دورہ پاکستان کے سلسلے میں ایک سفری ڈاک و تار گھر جہاز کے ویسٹ وہارف میں لنگر انداز ہوتے ہی کام شروع کر دے گا۔ اور اس دورے کی یادگار کے طور پر خاص ٹکٹ استعمال کرے گا۔

برطانیہ ہائیڈروجن بم بنانے اور اسے ترقی دینے کا کام جاری رکھے گا

اس کے ایٹمی ذخیرے میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے

لندن ۱۸ فروری۔ برطانیہ ہائیڈروجن بم تیار کرنے اور اسے ترقی دینے کا کام جاری رکھے گا۔ حکومت برطانیہ نے ملکی دفاع کے متعلق ایک "وائٹ پیپر" شائع کیا ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ ایٹمی ہتھیار بنانے کے قابل ہے اور حکومت نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ وہ ہائیڈروجن بم کی تیاری اور اس کو ترقی دینے کے سلسلے میں اپنی مساعی جاری رکھے۔ قرطاس ابیض میں مزید لکھا ہے کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہمیں بنیادی طور پر دو مقاصد کو پیش نظر رکھنا ہے۔ اول تو ہمیں ایک عالمی جنگ کے خطرے کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیاری کرنی ہے۔ اور دوسرے اس خطرے کو ٹالنے کے لئے ہر ممکن کوشش کو بروئے کار لانا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں وسیع پیمانے پر ہائیڈروجن بم کی تیاری ضروری ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ ۱۹۵۵-۵۶ء میں دفاع پر ایک ارب ۵۳ کروڑ ۲۷ لاکھ پونڈ سٹرلنگ خرچ کرے گی۔

کراچی ۱۸ فروری۔ سرکاری طور پر جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے ۱۹۵۲-۵۳ء میں ہر پاکستانی کی سالانہ اوسط آمدنی ۲۳۳ روپے تھی۔ اس لحاظ سے کل آمدنی ۱۸ ارب ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے رہی

ایک کروڑ ڈالر کی امداد کا بہترین استعمال

امریکہ کا اظہار مسرت

کراچی ۱۸ فروری۔ امریکہ کے ایک کروڑ ڈالر کی مالی امداد کے پروگرام سے جلد از جلد پاکستان کے عوام کو فائدہ پہنچانے کے سلسلہ میں جس تیز رفتاری اور صلاحیت کار کے ساتھ حکومت پاکستان نے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اس پر امریکی حکومت نے اظہار مسرت کیا ہے اور حکومت پاکستان کو مبارکباد دی ہے۔

سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی گئی

لاہور ۱۸ فروری۔ کل حکومت پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے مولوی تمیز الدین خان کی درخواست پر سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف وفاق پاکستان اور پانچ مرکزی وزراء کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ سندھ چیف کورٹ نے ۹ فروری کو دستور ساز اسمبلی توڑنے کے متعلق گورنر جنرل کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے یہ اپیل گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۰۵ (۲) کے تحت دائر کی ہے۔

خالص سونے کے زیورات کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۲۶۲۳
۳۹ کمرشل بلڈنگ ○ مال روڈ ○ لاہور

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء

یورپ کے رجحانات

ایچ جی ویلز کی ایک کتاب سے جو انگلستان کے مشہور ادیب ہیں۔ اور جو کچھ عرصہ ہوا فوت ہوئے ہیں حسب ذیل فقرے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع ہوئے ہیں

"جس دن سائنس کافی آلات اور مشینری بنالے گی دنیا سے تکلیف اور افلاس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس دن بین الملکی اور بین الاقوامی مواصلات کے ذرائع مثل ریڈیو اور فلم کے مکمل ہو جائیں گے۔ ایک قوم دوسری قوم کو زیادہ سمجھنے لگے گی۔ اور باہمی جنگ وقتال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس دن بین الاقوامی سائنس کانگریس زیادہ ہونے لگیں گی قومیں اپنے اختلافات و تنازعات بھول کر ایک دوسرے کی علم افزائی اور بصیرت افروزی میں مشغول ہو جائیں گی۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء)

اس پر تنقید کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر ہفت روزہ "صدق جدید" فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں بیسویں صدی کے شروع میں کس شوق و تمنا کے ساتھ وثوق و یقین کے لہجہ میں کہی گئی تھیں تمنائیں سب پوری ہو گئیں ریڈیو گھر گھر پہنچ گئے۔ فلموں کی نمائش گلی گلی ہونے لگی۔ سائنس کانگریسوں کے اجلاس ملک ملک ہونے لگے۔ ہر قوم ہر ملک ذریعہ سے دوسرے کے قریب آتی چلی گئی۔ وفدوں کے تبادلے روزمرہ کے معمول بن گئے۔ لیکن نتیجہ اس سارے مادی و جغرافی اتصال کا آخر کیا نکلا۔ یا دل ایک دوسرے کی طرف کھچے دوستیاں اور محبتیں بڑھیں۔ یا اس کے برعکس جنگ و جدل رشک و حسد ہی میں اضافہ ہوا اور عداوتیں اور نفرتیں بھی کچھ اور بڑھ کر رہیں؟ بلکہ کتنے ملک اب ایسے ہیں۔ جو اپنے اندر خانہ جنگیوں سے محفوظ ہیں؟۔ عطائی کے نسخہ کی بے اثری خود تجربہ و مشاہدہ نے ابھی دکھا دی یا نہیں؟"

(صدق جدید ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء)

ایچ۔ جی ویلز ایک نہایت آزاد لکھنے والے انگریزی مصنف ہیں۔ انہوں نے مذہب کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ عیسائیت پر سخت سے سخت تنقید کرتے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے۔ اگرچہ دبی زبان میں کہیں کہیں اسلام کے بعض ہمہ گیر اصولوں کی تعریف بھی کر جاتے ہیں۔

مولانا دریابادی نے جو کچھ فرمایا ہے بجا ہے۔ ایچ جی ویلز کی تحریروں سے یورپ کے رجحانات کی پوری پوری نشان دہی ہوتی ہے یورپ اب تک زندگی کو صرف مادیاتی نقطۂ نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ اور سمجھتا رہا ہے۔ کہ سائنس کی وجہ سے جو سہولتیں انسان کو حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ بنی نوع انسان کا تمام باہمی خلفشار ختم کر دیں گی۔ لیکن باوجود سہولتیں حاصل ہونے کے جنگ و جدل اور رشک و حسد ہی میں اضافہ ہوا ہے۔ اور عداوتیں اور نفرتیں بھی کچھ اور بڑھ گئی ہیں"۔

اس تجربہ اور مشاہدہ سے یورپ کے دانشمند بھی اب چونکنے ہو رہے ہیں۔ اور اس خلا کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو مذہب سے لاپرواہی کی وجہ سے معاشرہ میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر طرف سے آواز آ رہی ہے کہ اخلاقی اقدار کو پھر زندہ کیا جائے۔ جو بغیر مذہب کے ناممکن ہے۔ مگر یورپ اب تعقل میں اتنی ترقی کر چکا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جس کے پیچھے ٹھوس عقلی بنیاد نہ ہو جس کے اصول اس کے ترقی یافتہ ذہن سے مناسبت نہ رکھتے ہوں۔ اس لئے موجودہ عیسائیت جس کی بنیاد سراسر غیر عقلی رسومات پر ہے۔ اس کی تسلی نہیں کر سکتا۔

ایسے حالات میں ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے یورپ میں وسیع میدان موجود ہے۔ ہمیں صرف یورپ کی سائنس کے ذریعہ دنیا میں امن لانے کی ناکامیوں پر افسوس کر کے ہی نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کا صحیح چہرہ یورپ کو دکھایا جائے۔

راہنمائی کا معیار

حال ہی میں صدر آئزن ہاور نے "مسیحی قیادت کی بین الاقوامی کونسل" کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر کونسل کے صدر سنیٹر کارمن کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں انہوں نے یہ امید ظاہر کی تھی۔ کہ وہ مذہبی اور اخلاقی اصول جن کی زمانہ قدر کرتا ہے۔ تمام لوگوں کی راہ نمائی کا معیار بن جائیں گے:۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان نیک خواہشات کا اظہار صدر آئزن ہاور نے کس بنیاد پر کیا ہے۔ کیونکہ دنیا والے اور ان میں سے بھی بالخصوص وہ لوگ جو مغرب میں آباد ہیں مذہبی اور اخلاقی اصولوں کو خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ان سے دن بدن دور ہی ہوتے جا رہے ہیں۔ ان اصولوں کی جو تھوڑی بہت قدر پائی بھی جاتی ہے۔ وہ صرف زبان کی حد تک ہی محدود ہے۔ اور لوگوں کے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اصول اسی وقت لوگوں اور قوموں کی رہنمائی کا معیار بن سکتے ہیں۔ کہ جب وہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ اُدھر ایسے اصول متعین کرنا جو سب کے نزدیک مسلّم ہوں۔ اتنا آسان نہیں جتنا کہ ظاہر میں نظر آتا ہے۔ اس مشکل کا سہل ترین حل وہی ہے۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام ربوہ کی نئی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے ۶ دسمبر کو بیان فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ یعنی جن اصولوں کا وہ زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ اپنے کردار سے ثابت کر دکھائیں۔ کہ ان کا عمل بھی ان کی زبان کا پوری طرح ہمنوا ہے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ خرابی اس بات میں نہیں ہے۔ کہ لوگ کسی ایک مذہبی تعلیم پر متفق نہیں ہوتے۔ بلکہ اصل خرابی اس بات میں ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے مسلک اور مذہب کے مطابق جن عقائد اور اصولوں کے گن گاتے ہیں۔ ان پر عمل نہیں کرتے۔ قول و فعل کا یہ تضاد ہی ہے۔ کہ جو بدامنی اور بے چینی کا ذمہ دار ہے۔ اگر لوگ اپنے فعل کو قول کے مطابق بنا لیں۔ تو پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ پس مسلمہ مذہبی اصولوں کا لوگوں کے لئے رہنمائی کا معیار بننا اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے اخلاقی اصولوں پر دل سے عمل شروع کر دیں۔ اس سے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ اور اس طرح رونما ہونے والے پُرامن ماحول میں لوگوں کا بالآخر ایک ہی دینی مسلک کی طرف قدم بڑھانا آسان ہو جائے گا۔ صدر آئزن ہاور نے جس توقع کا اظہار کیا ہے۔ اس کے حصول کا سہل ترین راستہ یہی ہے۔ اس کے بغیر ایسی توقعات میں کامیابی ممکن نہیں ہو سکتی۔

تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۲/۳۳ کے صفحہ ۲ نمبر شمارہ ۱۸ میں فہرست چندہ امداد درویشاں کے تحت ایک نام اور رقم غلط شائع ہو گئی ہے۔ جس کا دفتر ہذا معذرت خواہ ہے۔ اصل نام اور رقم یوں ہے:۔

زبیدہ خاتون صاحبہ ہمشیرہ مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ایس۔سی میانی ضلع شاہ پور (چندہ امداد درویشاں) — ۱۰ — ۲۹ روپے

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۶ ۲/۵۵

اعلان نکاح

کل مورخہ ۱۶ فروری ۵۵ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مرزا عبدالحمید صاحب کلرک بیت المال ربوہ کا نکاح دو ہزار روپیہ مہر پر عزیزم مرزا اسلم بیگ صاحب ولد مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم ساکن ٹانگا (مشرقی افریقہ) کے ساتھ پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ مرزا سلطان بیگ ریلوے گارڈ ٹانگا حال وارد ربوہ ضلع جھنگ

الفضل کی اشاعت بڑھائیں

(۱) الفضل خود خریدیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں۔ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں

(۲) جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ خطبہ نمبر خریدیں۔

(۳) ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے۔ اگر کوئی صاحب نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر خریدا جائے۔

(۴) جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔ الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴/ روپے ہے (یعنی صرف ۲/ روپے ماہوار) خطبہ نمبر کی صرف ۵/ روپے سالانہ ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ہمیں پتہ نہیں کہ ہمارے متعلق کون جھوٹ بولتا ہے۔ کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے اور کن الفاظ میں جھوٹ بولتا ہے۔ تو علّام الغیوب ہے تو سب کچھ جانتا ہے تو ان کی اصلاح کر تاکہ یہ لوگ ہم بے گناہوں اور

مظلوموں پر اتّہام نہ لگائیں

پھر جہاں میں جماعت کے افراد سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ہوشیار رہیں اور یہ دن دعاؤں اور استغفار میں بسر کریں۔ وہاں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لئے اگر ایک طرف یہ ضروری ہے کہ وہ قیام امن کیلئے ہر رپورٹ کی تحقیقات کرے تو دوسری طرف اس کا یہ بھی فرض ہے کہ جب اُسے معلوم ہو جائے کہ کسی نے غلط رپورٹ کی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کرے۔ مجھ سے کئی افسروں نے بیان کیا ہے کہ جب آپ کی جماعت کے خلاف کوئی رپورٹ کی جاتی ہے تو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہ رپورٹ جھوٹی اور تعصب کی بناء پر کی گئی ہے اور اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ پس

حکومت کا یہ بھی فرض ہے

کہ اگر کوئی رپورٹ غلط ثابت ہو تو رپورٹ کرنے والے کو سزا دے۔ یہ ایک موٹی بات ہے کہ اگر رائفل ٹریننگ جاری ہو۔ تو وہ پہلے مرکز میں ہونی چاہئیے اور رائفل ٹریننگ ایسی چیز نہیں جسے چھپایا جا سکے رائفل کی آواز کئی میل تک جاتی ہے۔ اگر یہاں رائفلیں چلائی جائیں گی تو

لازمی بات ہے

کہ اس کے نتیجہ میں ایک شور برپا ہوگا اور وہ ہمسایوں کو اور اردگرد کے دیہات میں بھی سنائی دے گا۔ رائفل ٹریننگ کے یہ معنے ہیں کہ کئی لوگ ایک وقت میں رائفل چلانا سیکھیں اور اس صورت میں تو ایک شور پڑ جائے گا۔ پس یہ کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کا پتہ لگانے میں کوئی دقت پیش آئے۔ کسی آدمی سے بھی اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ محلہ کے لوگوں سے اردگرد کے دیہات سے اور علاقہ کے لوگوں سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ آیا انہوں نے رائفل کی کبھی آواز سنی ہے۔ یا نہیں اور پھر جب یہ پتہ لگ جائے گا کہ رائفل چلانے کی آواز آتی رہی ہے تو ان سے جہت بھی معلوم ہو جائے گی۔ پھر رائفل کی گولیوں کے نشان بھی مل جائیں گے۔ اگر کسی پہاڑی پر رائفل چلائی گئی ہے تو پتھروں پر نشانات ہوں گے۔ اگر کسی لکڑی پر نشانہ لگایا گیا ہے تو اس پر نشان ہوگا پس جہاں میں

جماعت کے افراد کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ قانون کی پابندی کریں اور ان دنوں زیادہ احتیاط سے کام لیں۔ وہ اس بات سے ڈرتے رہیں کہ ان کی غفلت کے نتیجہ میں دشمن کو جماعت کے خلاف کسی اعتراض کا موقع نہ ملے وہاں میں

حکومت کو بھی نصیحت کرتا ہوں

کہ جہاں تک بھی رپورٹ کے متعلق تحقیقات کا سوال ہے وہ بے شک کرے وہ ملک میں قیام امن کی ذمہ دار ہے اور قیام امن کے لئے اسے اس قسم کی کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ ایسی کارروائی نہ کرے تو وہ اپنے فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہے گی۔ لیکن

بعض چیزیں ایسی ہیں

کہ ان کے معلوم کرنے کے ذرائع بہت معمولی ہوتے ہیں مثلاً چوری وغیرہ کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ لیکن رائفل کا نشان ہوتا ہے۔ پس اگر کہیں رائفل چلائی گئی ہو تو لازماً اس کے نشان بھی ہوں گے۔ پھر علاقہ کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے قریب رائفل ٹریننگ ہوتی ہے اور اس کی آواز سے شور پڑ جاتا ہے۔ رات کو شور کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ رائفل چلانے والے دروازے بند کر کے اور لحافوں کے اندر بیٹھ کر تو رائفل نہیں چلائیں گے۔ اگر وہ رائفل چلائیں گے تو لازماً رائفل کی آواز آئے گی۔ اس کے نشان پڑیں گے اس لئے اس قسم کا جھوٹ بولنے والے کو فوراً پکڑا جا سکتا ہے اور اگر کسی افسر کے متعلق پتہ لگ جائے کہ اس نے کسی جماعت پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو اُسے سزا ملنی چاہئیے۔

گذشتہ فسادات کے دوران میں

ایک بڑے افسر نے ایک احمدی سے ذکر کیا کہ اسے اپنے محکمہ کے متعلق جبکہ وہ چھٹی پر تھا اور یونہی دفتر میں آیا تھا معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف صرف مولویوں کے بیانات پر کوئی قدم اٹھایا جا رہا ہے تو میں نے اس افسر کو جو میری جگہ لگا تھا سمجھایا کہ جن باتوں سے افراد کی ہتک ہوتی ہے جماعتوں کی زیادہ ہتک ہوتی ہے۔ اس لئے محض مولویوں کے لیکچروں میں بیان کردہ باتوں پر اعتبار کر کے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئیے۔ اور اس طرح اس افسر کو غلط اقدام سے روک دیا۔ اس روایت سے اگر یہ سچی ہے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے خلاف افسران بالا کے پاس غلط رپورٹیں بھی پہنچتی رہتی ہیں۔ اور سمجھ دار افسران رپورٹوں کی صحیح طریق پر تحقیق ضروری سمجھتے ہیں۔ پس حکومت کا یہ کام ہے کہ وہ اس بارہ میں

احتیاط سے کام لیں

ہمارا یا کسی اور کا یہ حق نہیں کہ ہم کہیں کہ جو چاہے ہم خلاف قانون حرکات کریں تو حکومت ہمیں پکڑے نہیں حکومت کا حق ہے کہ جب بھی کوئی خلاف قانون حرکت کرے اُسے پکڑے اور مناسب سزا دے۔ اگر وہ ہمیں خلاف قانون حرکات کرنے کے باوجود کھلا چھوڑ دیتی ہے اور دوسروں کو پکڑ لیتی ہے تو دوسرے لوگ اس پر طرف داری کا الزام لگائیں گے اور اگر وہ دوسروں کو کھلا چھوڑ دیتی ہے۔ اور ہمیں پکڑ لیتی ہے تو ہم اس پر طرف داری کا الزام لگائیں گے۔ کیونکہ یہ بات درست نہیں کہ رعایا کے ایک حصہ کو اپنا دوست قرار دے کر اس سے رعایت کی جائے۔ اور دوسرے کو دشمن قرار دیا جائے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس لئے جب تک حکومت اپنے فرض کو ادا کرتی ہے اس پر الزام عاید نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اگر وہ اپنے فرض کو ادا کرتی ہے تو وہ قابل شکریہ اور قابل داد ہے لیکن

اس کا یہ بھی فرض ہے

کہ وہ اس بات میں احتیاط سے کام لے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جائے۔ ساتھ ہی میں اپنی جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے کہ حکومت کی فرمانبرداری کی جائے اور قانون شکنی نہ کی جائے۔ اس لئے ہم پر دوہری ذمہ داری ہے اگر کوئی احمدی قانون شکنی کرتا ہے تو نہ وہ صرف گورنمنٹ کے نزدیک مجرم ہے بلکہ در سلسلہ کے نزدیک بھی وہ مجرم ہے۔ اگر گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ قانون شکنی کی وجہ سے اُسے سزا دے تو سلسلہ کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اُسے سزا دے۔ گویا جماعت کے افراد پر

دو نگران مقرر ہیں

ایک حکومت اور دوسرے سلسلہ۔ اس لئے ان کی اصلاح کے مواقع زیادہ ہیں۔ دوسرے کسی شخص کے متعلق ممکن ہے کہ حکومت خاموش رہے لیکن ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ اگر کوئی احمدی قانون شکنی کرے گا تو ہم اسے ضرور سزا دیں گے مجھے یاد ہے حکومت انگریزی کے زمانہ میں ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری مرحوم نے حضرت بابا نانکؒ یا کسی اور سکھ بزرگ کے متعلق اپنی ایک کتاب میں بعض سخت الفاظ لکھے۔ اس پر سکھوں نے شور مچایا۔ چنانچہ میں نے اعلان کر دیا کہ اس وقت تک جماعت کا کوئی فرد یہ کتاب نہ خریدے جب تک کہ ماسٹر صاحب قابل اعتراض صفحات کی اصلاح کر کے کتاب شائع نہ کریں۔ اس کے بعد اسمبلی میں بھی سکھوں نے شور مچایا۔ تو اسمبلی کے ایک ممبر نے انہیں جو جواب دیا وہ

جماعت احمدیہ کیلئے قابل فخر ہے

اُس نے کہا تم گورنمنٹ سے کہہ رہے ہو کہ وہ کتاب ضبط کرے۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت کے نظام نے اس کتاب کے مصنف کو جو سزا دی ہے وہ ہم بھی نہیں دے سکتے۔ تم تو صرف کتاب ضبط کر سکتے ہو۔ لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جس کتاب کو جماعت ضبط کر لیتی ہے اندر ہی اندر وہ کتاب بکتی رہتی ہے۔ لیکن اس کتاب کے متعلق تو مذہبی طور پر حکم دیدیا گیا ہے کہ جب تک مصنف اس میں مناسب اصلاح نہ کرے کوئی احمدی یہ کتاب نہ خریدے۔ اب مرے کو مارے شاہ مدار۔ جس شخص کو سلسلہ نے یہ سزا دیدی ہے اُسے مزید سزا کیا دی جا سکتی ہے پس

حقیقت یہ ہے

کہ جب جماعت کا کوئی فرد قانون شکنی کرتا ہے تو ہماری اور جماعت کے دوسرے عہدیداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُسے سزا دیں۔ پھر حکومت بھی اُسے سزا دینا چاہتی ہے تو بے شک دے اُس نے اپنی مصلحت کو دیکھنا ہے۔ بہرحال جماعت کے ہر فرد کو

یہ احساس ہونا چاہئیے

کہ اگر وہ قانون شکنی کرے گا تو اُسے حکومت بھی سزا دے گی اور سلسلہ بھی سزا دے گا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ قانون شکنی نہ کرو میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں جماعت کے افراد اپنے فرائض کو زیادہ تعہد سے پورا کریں گے اور قانون کا احترام باقی لوگوں سے زیادہ کریں گے۔

بشارتِ مصلحِ موعود

مسیحِ خدا کو ملی یہ بشارت
مقدر ہے تیرے لئے ایک نعمت

عطا ہوگا فرزند دلبند تجھ کو
وہ برہانِ قربت وہ برہانِ رحمت

ذہین و فہیم و حلیم و مقرّب
وجیہہ و ذکی صاحبِ شان و شوکت

نظیر پدر حسن و احسان میں ہوگا
کروں گا عطا اس کو میں عمر و دولت

بڑھے گا وہ طفلِ ذکی جلدی جلدی
غلاموں۔ اسیروں کو بخشے گا عزت

کمالاتِ ظاہر کمالاتِ باطن
کرے گا عنایت اُسے دستِ قدرت

اولوالعزم ہوگا وہ کاموں میں اپنے
وہ اکنافِ عالم میں پائے گا شہرت

منور زمینی آسماں اُس سے ہوں گے
ملوک اس سے ہوں گے طلبگارِ برکت

ورود اس کا ہوگا ورودِ خدائی
نزول اس کا ہوگا نزولِ صداقت

ہوا جلوہ گر پسرِ موعود آخر
ملی تھی مسیحا کو جس کی بشارت

امامِ زمانہ کی یہ پیشگوئی
محیطِ جہاں ہے بصد شان و شوکت

وہ فضلِ عمر راہبرِ قوم و ملّت
کئے زیبِ تن ہے قبائے خلافت

وہ گفتار و کردار ہر دو کا غازی
کئے جا رہا ہے جہاں کی قیادت

مرے دوستو آؤ مانگیں دعائیں
خدا دے اُسے عمر و صحت کی دولت

یہ فضلِ الٰہی ہے شبّیر تجھ پر
کہ تو نے بھی پایا یہ عہدِ سعادت

شبیر احمد (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ مصلح موعود ۲۰ فروری بروز اتوار

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔ نیز جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ اُن کی بجاآوری کی توفیق کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے مدد چاہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کا منشاء ہے۔ کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس ڈھنگ میں کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا۔ کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی۔ تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی۔ جہاں مبلغ ہو۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں۔ وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ تشریف لے جائیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔

. . . . . .

. . . اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا تھا۔ بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر بھی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ بعض احباب ایسے ہیں۔ جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے اور بعض احباب سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرما دیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

۱۔ میرے ہاں ۲۸/۱/۵۵ بروز جمعۃ المبارک بفضلہ تعالےٰ پہلی لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منصورہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ (سعید احمد دھوبی منڈی۔ پرانی انارکلی۔ لاہور)

۲۔ میرے لڑکے منظور احمد کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ لمبی عمر عطا فرمادے اور خادم احمدیت اسلام بنادے (نور الحسن کوٹلی)

احباب جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں

۱۔ جماعت کے محترم امیروں پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین۔ زعماء، عہدیداران اور ممبروں سے پرزور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۲۔ جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں تا دکانات مال حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۳۔ کوئی مرد عورت۔ بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جا سکتی ہے

۴۔ یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالےٰ دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا اربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جماعت کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے برادر بزرگ چوہدری بشیر احمد خان بواسیر اور حبس البول کی وجہ سے سخت لاچار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار نذیر احمد)

(۲) خاکسار کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ محترم محمد حسن خانصاحب سولجر بازار کراچی) کی پاؤں پھسلنے کی وجہ سے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں (شیخ مختار احمد سوداگر چرم دادھن سندھ)

۳۔ "میں نے انٹرمیڈیٹ فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب اعلیٰ نمبروں سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد ولد فضل دین آف قادیان حال چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

۴۔ عاجز کی والدہ صاحبہ بوجہ ضعیفی اور کمزوری جسم کے دردوں کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے نیز بندہ کی مالی حالت خراب ہونے کے علاوہ اور بھی کئی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کرام سے جملہ تکالیف سے نجات کے لئے نہایت درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عطاء الٰہی ولد میاں فضل الٰہی آف لالے موسے حال لاہور

۵۔ برادرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں ہسپتال سے مایوس ہو کر گھر پر علاج کروایا جا رہا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سعداللہ برادر شاہ جی محمد اکبر خانصاحب ترنگ زئی (سرحد)

۶۔ میرا عزیز بچہ عبدالرشید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (عاجز عبداللطیف از بیدیانوالہ چک ۱۰۱ ج ب لائلپور)

۷۔ میری اہلیہ کی صحت عام طور پر کمزور ہے۔ اس کی صحت کے لئے نیز ہماری روحانی ترقیات کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد آف ایس ایم یوسف والا)

خطبہ جمعہ

قانون کی پابندی اور احترام کے متعلق اپنے فرائض کو ان ایام میں زیادہ تعہد اور احتیاط سے پورا کرو۔

دوستوں کو یہ ایام بڑی ہوشیاری بیدار مغزی دعاؤں اور استغفار میں گزارنے چاہئیں

حکومت کو بھی اس بات میں احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

پچھلے دنوں ایک جماعت کے سیکرٹری کی طرف سے

مجھے ایک خط ملا ہے

جو بظاہر تو معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن اس بات سے جو اس میں لکھی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی سازش یا فتنہ ہے۔ اس سکرٹری نے لکھا ہے کہ میرے پاس سی آئی ڈی کا ایک آدمی آیا۔ اور اس نے ہمدردانہ لہجہ میں کہا۔ کہ آجکل آپ کی جماعت کے خلاف شورش اٹھ رہی ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے آپ کی جماعت بھی مناسب تیاری کر رہی ہوگی۔ اور افراد کو اسلحہ کی ٹریننگ دی جا رہی ہوگی۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ آپ کی جماعت کے لئے ٹریننگ کا مناسب انتظام کرائے۔ اس لئے اگر ضرورت ہو تو آپ بتائیں۔ میں

ٹریننگ کا انتظام

کرا دوں گا۔ آخر آپ لوگ اپنی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرتے ہی ہوں گے۔ ہم مزید مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس سکرٹری نے مجھے لکھا ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ ہماری جماعت کو اس قسم کی باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے ذہن میں اس قسم کی کوئی سکیم ہے۔ اس پر اس آدمی نے کہا پھر بھی آپ کی جماعت کو ان باتوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو آپ مجھے اطلاع دیں۔ میں انتظام کرا دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ اب

بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے

کہ وہ کوئی ہمدرد شخص تھا۔ جو اپنی ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت آیا۔ اور جماعت کے ایک عہدہ دار سے اس نے کہا کہ آپ کی جماعت خود حفاظتی کی تدابیر کر رہی ہوگی۔ اگر خود حفاظتی کے سلسلہ میں مدد کی ضرورت ہو۔ تو ہم آپ کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن یہ بات ایک دوسرے لحاظ سے غیر معقول بھی ہے۔ اس لئے کہ اگر گورنمنٹ کو جماعت احمدیہ سے ہمدردی ہوتی۔ اور وہ ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہتی۔ تو وہ جماعت کے مرکز سے کہتی کہ آپ کی جماعت کے خلاف شورش اٹھ رہی ہے۔ آپ لوگ بھی اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کریں۔ ہم سکھانے والے مہیا کرتے ہیں۔ وہ آپ کے افراد کو اسلحہ کی ٹریننگ دیں گے۔ تاکہ خطرہ کے وقت آپ اپنی

حفاظت کا انتظام

کر سکیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ نہ گورنمنٹ انگریزی کے وقت میں ایسا ہوا۔ اور نہ جب سے پاکستان بنا ہے۔ سات آٹھ سال کے عرصہ میں ایسا ہوا ہے۔ کہ حکومت نے اپنی رعایا کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے خلاف تیار کیا ہو۔ لیکن فرض کرو۔ اگر کوئی بالا افسر ایسا تھا بھی جس نے پرانے طریق کی بجائے نئے طریق کو اختیار کیا۔ تو وہ جماعت کے مرکز سے کہتا۔ کہ ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں نہ کہ ایک دور افتادہ علاقہ میں ایک ایسی جماعت کے سیکرٹری سے یہ بات کہتا۔ جو مرکز سے دو تین سو میل دور ہے۔ پس جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ عقل کے خلاف ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ افسر

کسی رپورٹ کے نتیجہ میں

تحقیقات کرنے کے لئے وہاں گیا تھا۔ اس کو ہدایت ملی ہوگی۔ کہ سنا ہے احمدی لوگ دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ تم اس کی تحقیق کرو۔ چونکہ تحقیقات کے کئی طریق ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں پولیس بھی تحقیقات کے سلسلہ میں کئی طریق اختیار کرتی ہے۔ یورپ میں تو اس کے متعلق کئی کتابیں چھپی ہوئی ہیں۔ کبھی تو پولیس نوکروں کے ذریعہ راز معلوم کرتی ہے۔ کبھی محکمہ کے لوگوں کے ذریعہ سے بھید تک پہنچنا چاہتی ہے۔ اور کبھی جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیان کیا تھا اپنے ایجنٹ پر دو دو کیوٹر کے ذریعہ اصل بات معلوم کرتی ہے۔ یہ ایجنٹ لوگوں کے پاس جا کر خود اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ کہ وہ فریب میں آ کر اس کی سکھائی ہوئی باتیں کہنے لگتے ہیں۔

پس

صاف معلوم ہوتا ہے

کہ اس افسر کی ہماری جماعت کے سکرٹری کے پاس جانے کی غرض ہی یہی تھی۔ کہ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس اطلاع میں سچائی ہے یا نہیں اس کا خیال تھا۔ کہ اگر یہ اطلاع سچی ہے۔ تو ہمدردی کے جذبات کے نتیجہ میں وہ ساری بات ظاہر کر دے گا۔ وہ یا تو یہ کہہ دے گا۔ کہ آپ بے فکر رہیئے ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے خوب تیاری کر رہے ہیں۔ اور یا وہ یہ کہے گا کہ تیاری تو ہم کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس مناسب ٹریننگ کا انتظام نہیں۔ اور نہ ہی سامان ہیں۔ اس لئے اگر آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ تو کریں تاکہ وقت پر ہم اپنی حفاظت کا انتظام کر سکیں۔ پس

ایک نتیجہ تو اس سے یہ نکلتا ہے

کہ اس سی آئی ڈی کے آدمی کی غرض یہ تھی۔ کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔ کہ بالا افسروں کے پاس جو اطلاع پہنچی ہے۔ وہ صحیح ہے یا نہیں۔ دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ایک غیر معروف جگہ پر جا کر جو جماعت احمدیہ کا کوئی مرکز نہیں۔ اور وہ سلسلہ کے مرکز سے سینکڑوں میل دور ہے۔ کسی افسر کا جماعت کے ایک سکرٹری سے یہ باتیں کہنا بتاتا ہے کہ یہ کوئی مقامی بات نہیں تھی۔ بلکہ مرکزی حکومت کو جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی رپورٹ پہنچی ہے اور اس نے مختلف اضلاع کو حکم دیا ہے کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ کریں۔ اور یہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کسی جگہ پولیس افسروں نے اپنے جاسوس چھوڑے ہوں گے کسی جگہ پر وہ نوکروں کے ذریعہ اس قسم کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور کسی جگہ محلہ اور ساتھ والے گاؤں کے لوگوں سے اس قسم کی اطلاع حاصل کر رہے ہوں گے۔ یہ شخص اخلاق کو زیادہ مؤثر سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے جماعت کے ایک سکرٹری سے مل کر

ہمدردی کا جذبہ ظاہر کیا

اور اس سے اصل بات پوچھنے کی کوشش کی لیکن سکرٹری نے کہا۔ ہمیں تو اس قسم کی باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے ذہن میں کوئی ایسی سکیم ہے اور اس کے نتیجہ میں بات ہم تک بھی پہنچ گئی۔

بہرحال وہ بات جھوٹی تھی اور جس نے بھی جماعت کے متعلق اس قسم کی کوئی رپورٹ کی ہے۔ جھوٹی رپورٹ کی ہے۔ لیکن پھر بھی

میں نے یہ خیال کیا

کہ ممکن ہے۔ نوجوانوں میں سے بعض نے اس قسم کی کوئی غلطی کی ہو۔ اس لئے میں نے ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب امور عامہ کو بلایا۔ اسی طرح کالج کے پرنسپل اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی بلایا۔ (گو مجلس کا صدر میں خود ہوں لیکن سارے کام نائب صدر ہی کرتا ہے میرے سامنے وہ بجٹ پیش کر دیتے ہیں اور میں منظور کر دیتا ہوں۔ میں صدر صرف اس لئے بنا ہوں کہ جب کبھی میں مجلس کے کاموں میں دخل دینا چاہوں۔ تو دخل دے سکوں۔ اور میرا یہ دخل دینا قانونی تو ویسے سارے کام نائب صدر تک ہی ختم ہو جاتے ہیں۔) ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب امور عامہ کو اس لئے بلایا۔ کہ وہ نگران ہیں۔ لیکن انہوں نے اس واقعہ سے

قطعی طور پر انکار کیا

اور کہا۔ کہ ہم نے اس قسم کی کوئی تحریک نہیں کی۔ کالج کے پرنسپل نے کہا۔ کہ ہم صرف یونیورسٹی کی مقرر کردہ پریڈ کرتے ہیں۔ اور وہ پریڈ یونیورسٹی کے حکم کے مطابق ہے۔ ہم نے اسے اپنے طور پر جاری نہیں کیا۔ اور خدام کے نائب صدر نے کہا۔ کہ ہم نے اس قسم کی ٹریننگ کا نہ تحریراً حکم دیا ہے۔ اور نہ زبانی حکم دیا ہے۔ اس پر مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس رپورٹ میں کوئی صداقت نہیں۔ کسی دشمن نے حکومت کے پاس جھوٹی رپورٹ کر دی ہے۔ آگے حکومت نے جو تحقیق کی ہے۔ جہاں تک حفاظت اور قیام امن کا سوال ہے۔ یہ فعل درست ہے

حکومت کا فرض ہے

کہ ملک میں امن و امان قائم کرے۔ اگر وہ ملک میں امن و امان قائم نہیں کرتی۔ تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ اس قسم کی رپورٹوں کی تحقیقات کرتی ہے۔ اور اس تحقیقات کے نتیجہ میں فیصلہ کرتی ہے۔ کہ آئندہ کیا قدم اٹھائے۔ اگر ہماری جماعت کا بھی کوئی افسر اس کام پر مامور ہوتا۔ تو وہ بھی اس رپورٹ کی تحقیقات کرتا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔ کہ جب کوئی رپورٹ تمہارے پاس آئے۔ تو تم اس کی تحقیقات کرو۔ لیکن اس خط سے ہمیں یہ پتہ لگ گیا۔ کہ دشمن نے جماعت کے خلاف حکومت کے پاس بعض سراسر جھوٹی رپورٹیں کی ہیں (اور ہم اس کے لئے لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں) اور پھر یہ بھی پتہ لگ گیا۔ کہ اس قسم کی کوئی

قابل اعتراض حرکت

نہ خدام سے سرزد ہوئی ہے۔ اور نہ کالج کے افسران سے۔ اگر ان سے اس قسم کی کوئی قابل اعتراض حرکت ہوتی۔ تو ہم سمجھتے۔ کہ رپورٹ کرنے والے کو دھوکہ لگ گیا ہے۔ اور چھوٹی بات بڑی بنکر اس کے پاس پہنچی ہے۔ لیکن وہ دونوں صیغے کہتے ہیں۔ کہ ہم سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ بہرحال چونکہ دشمن جماعت کے متعلق جھوٹی رپورٹیں کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

پہلے سے بھی زیادہ احتیاط

سے کام لیں۔ جماعت احمدیہ کی تو تعلیم ہی یہ ہے۔ کہ قانون شکنی نہ کی جائے۔ پس قانون تم سے جو مطالبہ کرتا ہے۔ اسے تم پورا کرو۔ بلکہ قانون کی بعید تشریح کے ماتحت بھی افسران علاقہ امن کے قیام کے سلسلہ میں اگر تم سے کوئی مطالبہ کریں۔ تو تم اسے بھی پورا کرو۔ احمدیت اسلام کو زندہ کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور اسلام امن کو قائم رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس تمہیں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص تمہارے متعلق خفیہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور مخفی رپورٹیں جو سراسر افترا ہوتی ہیں۔ حکام کو دیتا ہے۔ تو اسے روکنا تمہارے اختیار میں نہیں لیکن اگر اسے تمہارے کسی فعل سے بھی مدد مل جائے۔ تو وہ یقیناً اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا۔ اور اس کا جھوٹ زیادہ تقویت اختیار کرے گا۔ جب تک اسے سچائی کی تھوڑی بہت مدد نہیں ملتی۔ خواہ لوگ اس جھوٹ سے کتنے ہی متاثر ہوں۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ دشمن کی اکثریت ہماری دلیل پر غالب آ رہی ہے۔

جب یہاں ہندو زیادہ تھے

تو ملک میں کوئی بات ان کے خلاف سنی نہیں جاتی تھی۔ جب وہ کہہ دیتے۔ کہ یہ بات یوں نہیں تو کوئی افسر ان کے خلاف کوئی بات نہیں سنتا تھا۔ پس جہاں کسی قوم کی کثرت ہو۔ وہاں دلیل کی قوت جاتی رہتی ہے۔ اور اس کی بجائے کثرت کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ تمہارا دشمن زیادہ تعداد میں ہے۔ اگر تم ادنیٰ سی غلطی بھی کرو گے۔ تو لازماً اس کا نتیجہ تمہارے حق میں برا نکلے گا۔ کیونکہ کوئی افسر تمہاری دلیل نہیں سنے گا۔ مثلاً یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ کہ تمہارے پاس

رائفل کا لائسنس

ہو۔ اور تم شکار کے لئے جاؤ۔ تمہارا کوئی دوست تمہارے پاس آ جائے۔ اور کہے کہ لاؤ میں بھی رائفل چلا کر دیکھوں۔ اور تم اس سے اپنے سامنے رائفل چلوا کر دیکھو۔ تو ممکن ہے۔ کہ تمہارا ایسا کرنا خالص قانونی نقطۂ نظر سے ناجائز ہو۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن ساری دنیا ایسا کر رہی ہے۔ مثلاً مجھے یاد ہے۔ کہ مجھے جب پہلی دفعہ رائفل چلانے کا تجربہ ہوا۔ تو وہ اسی طرح ہوا۔ کہ ایک انسپکٹر صاحب پولیس کے ایک احمدی دوست سے دوستانہ تعلقات تھے۔ انسپکٹر صاحب شکار کے شوقین تھے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ آپ نے کبھی رائفل سے شکار نہیں کیا آپ میرے ساتھ آئیں۔ چنانچہ وہ شیخوپورہ کے ضلع میں آئے۔ میں بھی ساتھ چلا گیا۔ وہاں جا کر انہوں نے مجھ سے رائفل چلوائی۔ مجھے اس کے متعلق قانون کی پوری واقفیت نہیں۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں۔ کہ لوگ بالعموم اپنا ہتھیار اپنے دوستوں یا رشتہ داروں سے اپنے سامنے چلوا لیتے ہیں۔ اگر ایسا کرنا خلاف قانون ہے۔ تو چاہیے خود پولیس کے افسر بھی ایسا کرتے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم پر الزام لگایا جائیگا۔

دنیا میں عام قاعدہ ہے

کہ اگر باپ کے پاس رائفل کا لائسنس ہے۔ تو وہ رائفل اس کا بیٹا بھی چلا لیتا ہے۔ اور اگر اس میں ہمت اور شوق ہو۔ تو اس کی بیوی بھی چلا لیتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ گورنروں اور وزیروں سے لیکر نیچے تک سب کا یہی حال ہے۔ ان کی بیویاں بیٹے اور بیٹیاں اگر شکار میں ساتھ ہوں۔ تو وہ بھی شکار میں حصہ لے لیتے ہیں۔ یہ عام دستور ہے۔ لیکن کوئی قوم بدنام ہو جائے۔ تو لوگ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ عام دستور کیا ہے۔ بلکہ اس کمزور قوم کے خلاف ایسے امور میں بھی قدم اٹھایا جاتا ہے۔ جن پر بڑی قوموں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ پس تم ان

چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی پرہیز کرو

مثلاً سامنے شکار ہے۔ ایک لائسنس والا اپنا ہتھیار دیتا ہے۔ اور کہتا ہے وہ شکار ہے۔ اس پر فائر کرو۔ تو عام دستور کے ماتحت چاہے سب لوگ اس طرح کر لیتے ہوں۔ لیکن ان دنوں تم ان باتوں سے بھی پرہیز کرو۔ اور استغفار اور دعا میں یہ ایام گذارو۔ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ تمہارا دشمن تمہارے خلاف جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ سو فی صدی جھوٹ بولنے کے لئے تیار ہے۔ اور بعض دفعہ تو سو فی صدی کہنے میں بھی ہمیں شک ہوتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے۔ کہ اگر ۲۰۰ فی صدی کہنا درست ہو۔ تو ہم یہ کہیں۔ کہ وہ دو سو فی صدی جھوٹ بولنے سے بھی نہیں چوکتے۔ لیکن تمہارے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ تم اسے

جھوٹ بولنے سے روک سکو

یا معلوم کر سکو کہ وہ کس قسم کا جھوٹ بولتا ہے اور کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے۔ مثلاً وہ ایک افسر کے پاس چلا جاتا ہے۔ پھر اس افسر سے کچہری میں نہیں ملتا۔ اس کی کوٹھی پر جا کر ملتا ہے۔ اور اس سے کوئی جھوٹی بات بیان کرتا ہے۔ تو تمہیں اس کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ ہاں اگر وہ خود بعید ظاہر کر دے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن یہ محض اتفاقی طور پر ہوتا ہے۔ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک آدمی ایک سکرٹری کے پاس گیا۔ اور اس سے چالاکی سے کچھ باتیں اپنے خیال میں دریافت کرنے کی کوشش کی۔ اس کا خیال تھا۔ کہ میں ان لوگوں کے منہ سے بعض باتیں نکلواؤں۔ لیکن چونکہ رپورٹ سراسر جھوٹ تھی۔ اس نے نہ صرف اسے یہ کہا۔ کہ ہمارا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ مجھے بھی یہ بات لکھ دی۔ پس میں ایک طرف جماعت کے دوستوں کو

ہوشیار کرتا ہوں

کہ وہ ان دنوں زیادہ بیدار مغزی سے کام لیں۔ اور ان باتوں سے بھی پرہیز کریں۔ جن میں ذرا بھی انہیں قانون کی خلاف ورزی کا شبہ ہو۔ دوسرے ان دنوں استغفار اور دعا پر زور دو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے خلاف کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو۔ تو وہ دعا اور استغفار کے نتیجہ میں اسے بدل دے گا۔ مولانا رومؒ اپنی مثنوی میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک سپیرے نے ایک نئی قسم کا سانپ دیکھا۔ تو اس نے اسے پکڑ لیا۔ اور ایک گھڑے میں بند کر دیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ یہ ایک نئی قسم کا سانپ ہے میں اسے لوگوں کو دکھاؤں گا۔ تو مجھے زیادہ آمد ہو گی۔ رات کو وہ اٹھا اور اس نے شوق سے گھڑے کو دیکھا۔ تو سانپ اس میں موجود نہیں تھا۔ ڈھکنا ہلکا تھا۔ جس کی وجہ سے سانپ باہر نکل گیا۔ اس نے دعا مانگنی شروع کر دی۔ کہ اے اللہ میرا خیال تھا۔ کہ یہ نئی قسم کا سانپ میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ میں اس کے ذریعہ آمد پیدا کروں گا۔ لیکن وہ تو باہر نکل گیا ہے۔ اے خدا تو ایسا کر۔ کہ سانپ واپس آ جائے۔ مولانا رومؒ لکھتے ہیں۔ کہ وہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک دعائیں مانگتا رہا۔ اتنے میں صبح کی اذان ہو گئی۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد گھڑا آ کر دیکھتا تھا۔ کہ اس کی دعاؤں کے نتیجہ میں سانپ آ گیا ہے یا نہیں۔ لیکن گھڑا خالی ہوتا۔

سپیروں میں رواج ہے

کہ جب کسی کو کوئی نیا سانپ کاٹے تو وہ سب سپیروں کو بلا کر دکھاتے ہیں۔ تاکہ وہ اس سے ہوشیار رہیں۔ وہ دعا مانگ رہا تھا۔ کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ وہ باہر گیا۔ تو دستک دینے والے نے اسے بتایا۔ کہ ایک شخص کو کسی نئی قسم کے سانپ نے کاٹا ہے۔ اور وہ مر گیا ہے۔ ہم نے وہ سانپ پکڑا ہوا ہے۔ تم بھی آ کر اسے دیکھ لو۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور دیکھا کہ اسی کے سانپ نے اس آدمی کو کاٹا تھا۔ وہ یہ دیکھتے ہی کہنے لگا۔ میں اپنی بیوقوفی سے یہ سمجھ رہا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے میری دعائیں نہیں سنیں۔ حالانکہ اس نے میری دعا کو سن لیا تھا۔ اگر وہ سانپ واپس آ جاتا تو مجھے کاٹتا اور میں مر جاتا۔ پس میری

دعاؤں کی قبولیت

اسی میں تھی۔ کہ یہ سانپ واپس نہ آتا تو خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ تمہارے متعلق کون جھوٹ بولتا ہے۔ اور کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے۔ لیکن تمہیں اس کا کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ پس تمہارے لئے ایک ہی رستہ ہے۔ کہ تم

اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو

کہ اے خدا تو علام الغیوب ہے۔ تو نے ہمیں

بتیس دانتوں میں زبان

کی طرح بنا کر رکھ دیا ہے۔ تو جانتا ہے۔ کہ ہمارے متعلق کیا کیا جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ ہم پر کیا کیا الزام لگائے جاتے ہیں ہم پر کیا کیا افترا کئے جاتے ہیں۔

وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو شک ہو۔ تو وہ دفتر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ق ۱۳۱۲۱۔ منکہ ابوبکر ولد حاجی عبداللہ قوم ترمیند ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۵/۱/۵۱ ساکن بڑا گرہ ڈاکخانہ بڑا گرہ ضلع مالابار صوبہ مدراس آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۵۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے برائے خرچ ماہوار مبلغ پندرہ روپے ملتے ہیں۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کر دوں گا۔ اگر میری وفات پر بھی کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ حروف انگریزی بو۔ ابوبکر بحروف اردو ابوبکر ۲۳/۱۱/۵۲ گواہ شد محمد احمد نسیم ولد حسن کٹی صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳/۱۱/۵۲ گواہ شد فخر الدین ولد حسن کٹی مالاباری صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳/۱۱/۵۲

ع ق ۱۳۱۲۲۔ منکہ سید غلام احمد شاہ ولد محمد خضر شاہ قوم سید پیشہ تبلیغ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ماندوجن ڈاکخانہ کاپڑن ضلع اسلام آباد (صوبہ کشمیر) آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۵۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کارکن ہوں۔ میرا مشاہرہ ۵۰/- روپے ہے۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین نیمبر چھ کنال جو نصف نصف میرے رضائی بھائی مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار (غیر احمدی) پسر انور ڈار صاحب کے ساتھ ہے یعنی تین کنال میرا حصہ ہے۔ تین کنال کی قیمت مبلغ تیس روپے (۲) مکان بھی بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترکہ ہے۔ میرے نصف حصہ کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس مکان کے شمال میں رسول بانڈے کا مکان ہے۔ مشرق کی طرف غیر احمدیوں کی مسجد ہے۔ جنوب کی طرف نالہ ہے۔ مغرب میں خلیل بانڈے کا مکان ہے۔ (۳) گاؤں کے مشرق میں شاملات میں چار درختان اخروٹ بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترک ہیں۔ گویا کہ نصف حصہ میرا ہے۔ جس کی قیمت بیس روپے ہے۔ (۴) ایک گائے اور ایک بچھڑی بھی بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترکہ ہے۔ میرا حصہ پچاس روپے کا ہے۔ نوٹ۔ تمام غیر منقولہ جائیداد بمقام ماندوجن (کشمیر) ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ العبد سید غلام احمد شاہ مبلغ احمدی۔ گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر کشمیر وارد رشی نگر ۱۴/۱۱/۵۲۔ گواہ شد عبدالواحد بقلم خود امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر ۱۴/۱۱/۵۲ گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے آف قادیان نزیل رشی نگر کشمیر ۱۴/۱۱/۵۲۔

ع ق ۱۳۱۲۰۔ منکہ نسیم اختر بیگم زوجہ قریشی سعید احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۱۵/۱/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر ۵۰۰ روپے کا نٹے وزن چھ ماشہ طلائی قیمت ۵/- انگوٹھیاں طلائی دو عدد چھ ماشہ (تین ماشہ فی انگوٹھی) قیمت ۵/- روپے۔ توڑے چاندی ۱۵ تولے قیمت ۲۰/- روپے۔ نتھ چھ ماشہ طلائی قیمت ۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نسیم اختر بیگم عرف افتخار بیگم ۱۵/۱/۵۳ گواہ شد قریشی سعید احمد درویش قادیان خاوند موصیہ وصیت نمبر ۶۳۳۹۔ گواہ شد چودھری عبدالغفور درویش ولد چودھری شیر محمد صاحب حال قادیان ضلع گورداسپور موصی نمبر ۱۰۶۵ ۱۵/۱/۵۳

ع ق ۱۳۱۳۹۔ منکہ شیخ حمید اللہ احمدی ولد فقیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تبلیغ عمر تخمیناً ۲۷ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۴۵ء ساکن کولیگام ڈاکخانہ کپواڑہ ضلع بارامولا کشمیر آج بتاریخ ۳/۱/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اپنا پدری حصہ ابھی نہیں ملا۔ مجھے اس وقت انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے الاؤنس دیہاتی مبلغ ۷/- روپے ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی جو کچھ خاکسار جائیداد پیدا کرے گا۔ اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہے گا۔ نوٹ:۔ جب مجھے اپنا پدری حصہ جس وقت بھی ملا۔ اس میں سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ موجود ہوگی۔ اس کی ۱/۱۰ مالک صدر انجمن احمدیہ دسویں حصہ کی ہوگی۔ اقرار کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا تحریر نیز وصیت کی جو ہدایات ہیں ان کا پوری طرح پابند رہوں گا۔ لہذا وصیت لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے فقط تحریر تاریخ ۳ مارچ ۱۹۵۳ء۔ العبد بقلم خود شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ گواہ شد خواجہ شمس الدین ولد خواجہ صاحب درزی صحابی بقلم خود ساکن لاہور ڈاکخانہ ترنگام گواہ شد محمد رمضان مبلغ جماعت احمدیہ بیجہ مرگ۔

نمبر ۱۳۱۴۱۔ منکہ صفیہ خاتون زوجہ ظہور احمد صاحب گجراتی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی عمر آج بتاریخ ۹/۱/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت مندرجہ ذیل ہے طلائی کانٹے ایک جوڑی ۹ ماشے وانگوٹھی ۳ ماشے کل قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ حصہ جائیداد کی مالیت ۸۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے اور جو آئندہ جائیداد جو پیدا ہو اس تمام کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں جو رقم اپنے حصہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ میں حوالہ باد اخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں تو وہ رقم بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صفیہ خاتون زوجہ ظہور احمد گجراتی۔ گواہ شد ظہور احمد گجراتی خاوند موصیہ۔ گواہ شد بشیر احمد حافظ نظارت علیا قادیان

مستند طبیہ کالج دہلی فاضل الطب والجراحت مولانا حکیم عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل سندھ سے لکھتے ہیں کہ مجھے کثرت پیشاب کے عارضہ نے تنگ کر رکھا تھا صرف چند روز سونے کی گولیاں استعمال کرنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ قیمت ایک ماہ کورس چودہ روپے۔ دو ہفتہ سات روپے آٹھ آنے۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۴۸۹ لاہور

قادیان کے اولین دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی تیار کردہ حب اٹھرا رجسٹرڈ اور دیگر ادویات ملنے کے پتے
سید جلال الدین سیلونی ربوہ
ناصر دواخانہ مین بازار ربوہ
خواجہ محمد عبداللہ خواجہ ریسٹورنٹ ربوہ
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ریلوے روڈ ننکانہ صاحب
شمس میڈیکل ہال جھال خانو آنہ لائل پور
حکیم محمد حسین عرفانی بازار خانقاہ ڈوگراں
حکیم فضل الرحمن سانگھڑ سندھ
اللہ دتہ پان فروش رتن باغ لاہور
محمد افضل اوجلوی گلی ۵۸ نیا دھرم پورہ لاہور
حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد
پاکستان کے دیگر شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

روح پرور خطبات
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے روح پرور اور ایمان افزا خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرائیں
سالانہ قیمت پانچ روپے
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

حب بسماک خشک دمہ نما کھانسی جس کی وجہ سے بلغم خارج نہیں ہوتی اور سانس رک جاتا ہے اس کے لئے نہایت ہی مفید اور مجرب ہے۔ قیمت سو گولی ۲/- روپے۔
حب زعفرانی بلغمی کھانسی کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔
قیمت فی درجن ۸/- آنے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

زود جام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۱۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

پیرامونٹ ہیرائیل ۔ گرتے بالوں کو روکتا ہے ۔ ملنے کا پتہ :۔ پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

موجودہ اور پرانے اطبا کی رائے

گاجر کا حلوہ دل کی دھڑکن ۔ سر چکرانا دائمی قبض کو دور کرتا اور جسم کو فربہ کرتا ہے ۔ نیز گرمی کے بد اثرات سے محفوظ رکھتا ہے ۔ ہمارا تیار کردہ

سپیشل حلوۂ گاجر

منگوا کر استعمال کریں ۔ قیمت ۳ روپیہ سیر

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر ۔ فیاض محمد خان کرمانی

فیاض بٹی سٹال ربوہ

ضرورت ہے

وکالت تجارت تحریک جدید کو تجارتی تجربہ رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے بالخصوص ایسے لوگ جو تجارتی ایجنسیوں کے مینجر بن سکیں یا سیلز مین کا کام کر سکیں ۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوا دیں ۔ جو پہلے درخواستیں بھجوا چکے ہیں ۔ انہیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں تنخواہ مندرجہ ذیل سکیل کے مطابق دی جائے گی ۔ اس کے علاوہ کاروبار میں نفع کی صورت میں بونس بھی دیا جا سکتا ہے ۔ ایک سال تک عارضی تقرر ہوگا ۔

(۱) مینجر ۱۵۰ - ۵ - ۲۰۰ - ۸ - ۲۴۰

(۲) اسسٹنٹ مینجر ۱۰۰ - ۴ - ۱۴۰ - ۶ - ۱۷۰

(۳) اکونٹنٹ (جو تجارتی حسابات جانتا ہو) ۱۰۰ - ۴ - ۱۴۰ - ۶ - ۱۷۰

(۴) کلرک (جو ٹائپسٹ بھی ہو ۔ اور انگریزی میں تجارتی خط و کتابت کر سکے) ۸۰ - ۴ - ۱۲۰ - ۵ - ۱۵۰ ۔ کراچی ۔ لاہور ۔ ڈھاکہ ۔ لائل پور وغیرہ میں مقامی الاؤنس بھی علاوہ گریڈ کی تنخواہ کے دیا جائے گا ۔ قابل احباب کو گریڈ کے اندر ابتدائی تنخواہ سے زائد پر بھی فکس کیا جا سکتا ہے ۔

وکیل التجارت تحریک جدید

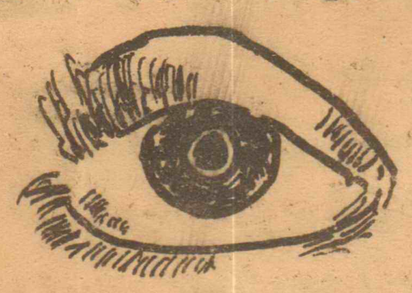

موتی سرمہ

خارش ۔ ککرے ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑبال ۔ دھند ۔ غبار ۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے ۔ مفرح قلب ہے اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے ۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے ۔ جملہ دماغی کام کرنے والوں خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالب علموں کے لئے بے بدل کثیر النافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے ۔ قیمت بوتل دو ہفتہ ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ڈاکٹر محمد نور الٰہی چنیوٹ

اشتہار

بھٹوں کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ ہم سے حاصل فرمائیں ۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں ۔

احمد اللہ خاں دی نیشنل مائننگ کمپنی کلب روڈ کوئٹہ

سیلونی حلوا

ایک دفعہ ضرور منگوا کر آزمائیں چار روپے سیر

پروپرائٹر ۔ ایس جلال الدین سیلونی

سیلون ریسٹورنٹ ربوہ

کپڑوں کی ہر قسم کی ضرورت کیلئے ناصر پال برادرز ۔ بازار کلاں سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں !

شفا نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس

رحمت پلز جملہ امراض مردانہ جن پر کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا ہو کے لئے حتمی دوا ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو توانائی بخشتی ہیں ۔ نیز تبخیر ۔ ڈکاروں کی کثرت ۔ بھوک کا اڑ جانا ۔ غذا کا ہضم نہ ہونا ۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا ۔ عام جسمانی کمزوری ۔ بچوں یا بڑوں کو دودھ ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں ۔

سرمہ رحمت رنگت میں سبز ہے جو جڑی بوٹیوں کے پانی سے تیار کیا جاتا ہے ۔ دھند جالا ۔ پھولا ۔ بسبب دکھنے آنکھ کے ۔ پڑبال ۔ پلکیں گرنا ۔ ککرے ۔ خارش ناخونہ نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ کا استعمال ہی کافی ہے ۔ لگے کا ضرور ۔

مجھے خدا تعالیٰ کی ذات پر جو کہ شافی ہے حق الیقین ہے کہ رحمت پلز اور سرمہ رحمت کو استعمال کرنے والے مریضوں کو وہ اپنی رحمت سے شفا دے گا ۔ انشاء اللہ ۔ اگر کسی کو شفا نہ ملے تو ضروری ہے وہ اطلاع دے تاکہ ادا کردہ قیمت واپس کر دی جائے

قیمت رحمت پلز مکمل کورس ۲/۴/ روپے ، سرمہ رحمت فی تولہ ۲/۴/ روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان تعلیم یافتہ شریف احمدی اور سادات خاندان کے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ لڑکے کی عمر ۲۵ سال ۔ ملازمت مستقل سرکاری (پاکستان گورنمنٹ) تنخواہ مع الاؤنس ۲۴۵ روپے (دو سو پینتالیس روپے) لڑکی تعلیم یافتہ اور خانہ داری سے واقف اور شریف احمدی خاندانی ہو ۔ سادات کو ترجیح دی جائے گی ۔

خط و کتابت بنام خ م معرفت مینجر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت "الفضل" کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر الفضل)

ہمارا مذہب (مفت)

حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں فوٹو بلاک سے رنگین شائع شدہ ٹریکٹ ۔ جو جماعت احمدیہ کے برخلاف پھیلائی ہوئی تمام غلط فہمیوں اور بدظنیوں کا ازالہ کرنیوالا ہے ۔ صرف ٹکٹ محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب فرمائیں

ضیاء اللہ برادرس کوٹری بیراج

خالص سونے کے زیورات ۔ چاندی کے ظروف کپس و شیلڈ کیلئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں !